New Era Magazine
غزل حیات
NEW ERA MAGAZINE
ہماری عیدی
از قلم شگفتہ کنول
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

ہماری عیدی

از شگفتہ کنول

(عید سپیشل)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوا یرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوا یرا میگزین

☆☆☆☆☆

"یار دس دن گزر گئے ہیں مگر کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔" دیوار کے پار ساتھ والے گھر میں بیٹھے منیب نے اسے میسج کیا۔

"تمہیں کیا یہ سیز فائر اچھا نہیں لگ رہا؟ کیوں چاہ رہے ہو کہ رمضان کے بابرکت مہینے میں بھی لوگوں کو بِنا ٹکٹ کا فری شو دیکھنے کو ملے۔" اس نے پلر سے ٹیک لگاتے ہوئے گُھورنے والے ایموجی کے ساتھ جوابی میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔

"کل پروین خالہ پوچھ رہی تھیں کہ تمہاری ماؤں کی صلح ہو گئی کیا؟ کتنے ہی دن ہو گئے ان کے نئے ایجاد کردہ اور دھواں دار قسم کے الفاظ اور طعنے نہیں سنے۔" دوبارہ سے منیب کا میسج آیا تو اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے گھورتے ہوئے وہ دوبارہ سے ٹائپ کرنے لگی۔

"تو تم پروین خالہ کی انٹرٹینمنٹ کا بندوبست کرنا چاہ رہے ہو؟"

"ہاہاہا در اصل دادی بھی پریشان ہو رہی ہیں مجھے کہہ رہی تھیں کہ زرا اپنی ماں اور ماسی کی دونوں کی زبانیں تو چیک کر کہیں رکھ کر بھول ہی نہ گئیں ہوں۔ اتنے دن ٹلنے والی چیزیں تو نہیں ہیں خدا خیر ہی کرے۔" منیب اب کی بار زور سے ہنسا۔ پاس بیٹھی سعیدہ دادی نے اسے دیکھا اور پھر سامنے جہاں زارا بھی ہاتھ میں موبائل لیے بیٹھی تھی۔ نفی

میں سر ہلاتیں انہوں نے منیب کے ہاتھ سے موبائل پکڑا۔

"سارا دن اسکول میں تم دونوں ساتھ ہوتے ہو، باقی کا وقت یا تو وہ اِدھر ہوتی ہے یا تُو اُدھر چلا جاتا ہے، اس کے باوجود بھی تم لوگوں کی باتیں رہ جاتیں ہیں۔ عصر کی اذان ہو گئی ہے چل جا کر نماز پڑھ خالی روزر کھ کر کیا ہو گا اگر نماز نہیں پڑھی تو۔" انہوں نے موبائل تکیے کے نیچے رکھتے ہوئے کہا۔

"جی جی چلا جاتا ہوں مگر یہ تو مجھے دے دیں۔" وہ آگے کو ہو کر تکیے کے نیچے سے موبائل نکالنے لگا۔

"یہ اِدھر ہی پڑا ہے میں کہا نہیں جاؤں گی آکر لے لینا۔" سعیدہ دادی نے کہتے ساتھ ہی اپنی لاٹھی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے اٹھنے میں ہی عافیت جانی۔ اسے بھیج کر وہ زارا کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"چل نی کڑیے نماز کا وقت ہو گیا ہے اٹھ کر نماز پڑھ۔ سارا دن اسی موئے میں گھسی رہتی ہے۔" انہوں نے زارا کو آواز لگائی۔ وہ چونکہ دیوار سے پندرہ بیس قدم کے ہی فاصلے پر بیٹھی تھی اسی لیے اس تک ان کی آواز باآسانی پہنچ گئی اور وہ جھٹ سے موبائل رکھتی اٹھ گئی۔

پچاس گھروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا گاؤں۔ شہر سے خاصا دور ہونے کی وجہ سے خالص دیہاتی ماحول، وُہی کچی سڑکیں جو بارش کے موسم میں کسی تالاب کا منظر پیش کرتی ہیں، سر سبز کھیت، بغیر کسی ملاوٹ کے گھر کی بنی خالص اشیاء اور بے ریا خالص لوگ۔ جہاں خلوص ہو وہ جگہ امن کا گہوارہ ہوتی ہے یہاں بھی یہی صورتحال تھی مگر اس گاؤں میں دو گھر ایسے بھی تھے جن کی پچھلے بیس پچیس سالوں سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔ یہ دشمنی کسی زمین یا جائیداد کے مسئلے پر مردوں کے درمیان نہیں بلکہ دو عورتوں، دو سگی بہنوں کے درمیان تھی۔ جس کو کئی سالوں سے وہ بڑی دلجمعی اور زمہ داری سے نبھاتی چلی آ رہی تھیں۔

آج سے بیس سال پہلے جب سعیدہ دادی اور ان کے شوہر نور حسن نے اپنے بیٹوں اسد حسن اور ظفر حسن کی شادی اپنی دونوں بھتیجیوں سے کرنی چاہیں تو ظفر حسن جو بڑے تھے انہوں نے ریحانہ جو ان ہی کی طرح بڑی تھیں سے شادی سے انکار کر دیا اور ریحانہ سے چھوٹی یاسمین سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی تو مجبوراً انہیں بڑے کی شادی چھوٹی سے اور چھوٹے کی بڑی سے کرنی پڑی۔ اسی بات سے ریحانہ کے دل میں

بہن کے خلاف گرہ پڑ گئی اور تب سے دونوں میں چھیتس کا آکڑہ رہنے لگا۔ شروع شروع میں تو بات صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہی ٹلنے لگی مگر آہستہ آہستہ یہ چھوٹی باتیں بڑا جھگڑا اختیار کرنے لگیں کیوں کہ یاسمین نے بھی جواب دینا شروع کر دیا تھا۔ پھر تو آئے روز گھر میں ایک تماشا سا لگا ہوتا۔ گھر کے لوگ حیران تھے کہ اچانک سے ہوا کیا ہے؟ حالانکہ نور حسن کے بھائی بھابھی کے ایک حادثے میں انتقال کے بعد دونوں بہنیں ان کے ہاں ہی پلی بڑھی تھیں۔ بچپن سے جوانی تک دونوں کا پیار مثالی رہا۔ سوائے سعیدہ دادی کے کوئی بھی ان دونوں کی آپس کی دشمنی کی وجہ سے واقف نہیں تھا اس لیے انہوں نے اپنے شوہر نور حسن سے مشورہ کر کے دونوں کو الگ کرنے کا سوچا۔ ایک ہی گھر میں درمیان سے دیوار کھڑی کر کے دونوں کو الگ کر دیا گیا۔ دیوار کیا تھی بس ایک قسم کا بارڈر سمجھیں جس کے آر پار دیکھا تو جا سکتا ہے مگر داخلہ ممنوع ہوتا ہے۔ یہاں بھی یہی صورتحال تھی بمشکل گھٹنوں تک آتی دیوار سے ایک گھر سے دوسرے گھر میں آسانی سے آیا جایا جا سکتا تھا۔ ریحانہ نے دیوار کی اونچائی کے معاملے میں شور مچانا چاہا مگر سعیدہ دادی کی ایک ہی دھاڑ سے دبک گئیں۔

دونوں کی دشمنی بھی خاصی دلچسپ تھی جہاں دونوں ہمہ وقت ایک دوسرے کا سر

پھاڑنے کو تیار رہتیں وہیں اگر کوئی ان دونوں کے بارے میں کچھ بول دیتا تو وہ مرنے مارنے پر تل جاتیں۔اگر ایک بیمار ہوتی تو دوسری بہانے بہانے سے اس کی عیادت کے لیے آ رہی جاتی یا پھر کسی کے ہاتھ کچھ بجھواتیں۔جیسے کچھ ماہ پہلے یاسمین کی طبعیت خراب تھی تو زارا خود سے ہی کھانا پکار ہی تھی ریحانہ کو پتہ چلا تو وہ تب تک ان کے گھر کا کام کرتی رہی جب تک وہ مکمل طور صحت یاب نہ ہو گئی۔ایسے ہی حسیب کے ایکسیڈینٹ کے موقعے پر یاسمین ہسپتال پوچھنے گئی تو کچھ رقم بہن کی مٹھی میں دے آئی کہ ضرورت پڑ سکتی ہے۔ایک دوسرے کی جانی دشمن ہونے کے باوجود حیرت انگیز طور پر دونوں کی ہی ایک دوسرے کے بچوں میں جان تھی۔ریحانہ کے دو بیٹے حسیب اور منیب جبکہ یاسمین کی ایک ہی بیٹی زارا تھی۔حسیب اور خاص طور منیب اگر یاسمین کا چہیتا تھا تو زارا ریحانہ کی لاڈلی تھی۔شروع شروع میں دونوں ہی ایک دوسرے سے چھپ کر بچوں کو پیار کرتیں مگر جیسے جیسے وہ بڑے ہوتے گئے اور دونوں گھروں میں آنے جانے لگے تو سر عام لاڈ اٹھاتیں۔دونوں ہی بچوں کو ملنے سے نہیں روکتی تھیں۔ اگر کوئی پوچھتا کہ اتنے جھگڑے میں بچوں کو کیوں اتنی چھوٹ دے رکھی ہے؟ بلکہ ایک بار تو خود دادی نے بھی پوچھ ہی لیا تھا تو ان کی اپنی ہی منطق تھی۔بقول ریحانہ کے کہ وہ اس لیے نہیں روکتی کہ یاسمین کو بیٹوں کی کمی محسوس نہ ہو اور ایسا ہی کچھ جواب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یاسمین کا بھی تھا کہ ریحانہ کی بیٹی نہیں ہے تو اس کو بھی تو بیٹی کا شوق ہو گا۔ ریحانہ بڑے بیٹے حسیب کی شادی ایک سال قبل ہی دادی کی نند کی پوتی سے کر چکی تھیں۔ سائرہ بھابھی کافی ملنسار اور خوش مزاج تھیں بقول دادی کے وہ اچھی بہو ثابت ہوئی تھی بس ایک ان کو ہی بہوؤں کا سکھ نصیب نہ ہوا۔ حسیب ابھی یونیورسٹی میں انجینئیرنگ کے چوتھے سمیسٹر میں تھا اور اسد صاحب نے اسے چھوٹی سی گاڑی دلائی ہوئی تھی تا کہ آنے جانے میں آسانی ہو۔ زارا نے بھی اسی سال اس کی ہی یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔ گاؤں شہر سے دور ہونے کی وجہ سے جب ظفر صاحب نے اس کے لیے وین لگوانی چاہی تو سب سے پہلے ریحانہ چچی بول اٹھیں کہ جب گھر سے منیب جاتا ہے تو اس کے ساتھ جانے میں کیا حرج ہے۔ چونکہ یاسمین کی طرف سے بھی کوئی اعتراض بلند نہ ہوا تھا تو باقی سب لوگ خاموش ہو گئے اور یوں گھر میں ہر وقت اکھٹے رہنے والے منیب اور زارا نہ صرف ایک ہی یونی میں پڑھنے لگے بلکہ ساتھ آنے جانے بھی لگے اور ان کی دوستی مزید گہری ہو گئی۔ یہ دوستی الفت میں کب بدلی دونوں کو ہی خبر نہ ہو سکی ۔ باقیوں کا تو کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر دونوں کی ہی ماؤں سے ایسی امید رکھنا سراسر بے وقوفی نظر آرہی تھی

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا تھا۔آج تیرواں روزہ تھا۔ریحانہ اور یاسمین کی کھٹ پٹ ہوئے تقریباپندرہ روز گزر چکے تھےاور محلے والوں کے ساتھ ساتھ گھر والوں کے دل میں بھی کھد بد ہونے لگی تھی کہ آخر ایسا کیا ہوا ہو کہ اتنا لمبا وقفہ دونوں نے پہلے تو کبھی نہیں لیا تھا۔ایک ہی گھر میں ہونے کے ساتھ ساتھ درمیانی دیوار کے گیٹ کی جانب ریحانہ کے گھر کی طرف نیم کا بڑا سا درخت تھا جس کا سایہ دونوں اطراف ہوتا تھاتو دونوں نے ہی اس درخت کے سائے کے لیے چولہا دیوار کے پاس ہی لگایا ہوا تھا۔اس لیے اگر بڑی جھڑپ نہ بھی ہوتی تو بھی وہ لوگ دن میں ایک آدھ بار چونچیں لڑا لیتیں۔مثلاً جب بھی کسی نے دوسری کو ٹوکنا یا کوئی جلی کٹی سنانی ہوتی تو "سنانا بہو کو اور کہنا بیٹی کو" کے محاورے پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کسی دوسرے فرد کو مخاطب کرتے ہوئے بات کر جاتیں اور دوسری طرف سے بھی ایسا ہی کچھ ہوتا۔یوں ان کی اِن ڈائریکٹ گولہ باری میں گھر والے خاصے محظوظ ہوتے۔آج کل طویل خاموشی کی بڑی وجہ شاید رمضان کا ہونا تھا کہ روزہ رکھ کر دونوں خواتین جو اپنے اپنے کمروں میں جاتیں تو عصر کے بعد ہی نکلتیں۔ظاہر ہے روزے دار عصر کے

بعد صرف سانس ہی لے سکتا ہے کسی سے جھگڑا کرنے کی ہمت کہاں سے لائے۔

زارا نماز پڑھ کر باہر آئی تو یاسمین سبزی بنا کر چولہے کے پاس رکھ کے خود آٹا گوندھ رہی تھیں۔زارا چلتے ہوئے دیوار کے پاس آ کھڑی ہوئی اور چولہا جلاتی سائرہ بھابھی سے کھانے کے بارے میں پوچھنے لگی کہ آج کیا بنا رہی ہیں۔پاس ہی ریحانہ بیٹھی سبزی بنا رہی تھیں۔یاسمین آٹا گوندھ کر باورچی خانے میں رکھنے گئی تو ریحانہ کی مرغی میدان خالی پا کر دیوار پھلانگتے ہوئے اس کی بنائی ہوئی سبزی تک پہنچ گئی اور نہایت ہی دل جمعی سے اس کا ستیاناس کرنے لگی۔یاسمین باورچی خانے سے چاول لیے واپس آئیں تو آلو مٹر زمین پر بکھرے پڑے تھے اور مرغی پیاز لہسن کو چگنے کے ساتھ ساتھ پاؤں سے بھی رولنے میں مصروف تھی۔

"ایک تو پتہ نہیں اس سے کب جان چھوٹے گی۔انڈے تو خود کھا لیتے ہیں اور کھانے کے وقت ہماری طرف ایسے بھیج دیتے ہیں جیسے ہم نے ان کا قرضہ دینا ہو۔" یاسمین مرغی کو سبزی کا ناس مارتے دیکھ غصے میں چاولوں کی پرات زمین پر پٹختے ہوئے بولیں زارا نے ان کی آواز پر پلٹ کر دیکھا اور ان کے بگڑتے تیور دیکھ کر ایک ہی جست میں ان تک پہنچی۔

"کچھ نہیں ہوا۔ میں اٹھا لیتی ہوں۔ ریلیکس، ریلیکس میں دھو کر لا دیتی ہوں۔" زارا ہاتھ اٹھا کر ان سے کہتی نیچے بیٹھ کر سبزی اٹھانے لگی۔ پیاز اور لہسن چونکہ گندے ہو چکے تھے اس لیے یاسمین بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ سے لینے باورچی خانے میں چلی گئیں اور زارا آلو مٹر اٹھا کر دھونے کے لیے بیسن کی طرف چلی آئی۔ مرغی کو بھی شائد گھر کا سکون کھٹک رہا تھا اس لیے وہ واپس اپنے ایریا کی طرف جانے کی بجائے پرات میں سے چاول چگنے لگی جسے دیکھ کر یاسمین کا بڑھا ہوا بی پی مزید اونچائی پر جا پہنچا اور وہ غصے میں تنکتی ہوئی بولیں

"بیڑہ غرق جائے تمہارا۔ تیرے مرن سائیں۔ ایک تو نے زندگی اجیرن کر رکھی ہے مجال ہے جو زرا کی دیر ہاتھ اِدھر اُدھر ہونے دے"۔ انہوں کہنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑا چمچا مرغی کی طرف پھینکا جو سیدھا اس کی ٹانگ پر لگا۔ اگلے ہی لمحے وہ کسی فسادی انسان کی مانند شور مچاتی دیوار کے پار جا پہنچی اور کٹوک کٹوک کرتے ہوئے سارا گھر سر پر اٹھا کر اپنے ساتھ ہوئے ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی۔ زارا نے مڑ کر دیکھا تو گہری سانس لے کر رہ گئی۔ مطلب اب سیز فائر ختم ہونے کو تھا۔ شور سن کر ریحانہ سبزی چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"اس کے سائیوں کو کیوں مار رہی ہے تیرے گھر سے کھاتے ہیں جو تجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ غضب خدا کا میرے بچوں کو بد عائیں دے رہی ہے۔ بی بی اگر کووں کے کہنے سے ڈنگر مرنے لگیں تو پھر بس لیا دنیا نے۔" ریحانہ چچی بھی ڈٹ کر گویا ہوئیں

"بی بی اگر اس کو رکھا ہوا ہے تو سنبھال کے رکھ آئے دن ہمارا کوئی نہ کوئی نقصان کر جاتی ہے۔ کسی دن میں نے چھری پھیر کر اس کو ہانڈی میں ڈال دینا ہے۔" یاسمین تائی نے آگ جلاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔

"آئے واہ! ایسے ہی ہانڈی میں ڈال دینا ہے۔ اندھیر نگری مچی ہوئی ہے کیا؟ ارے مریں ایسی جرات کرنے والے۔ ایسی حماقت بھی مت کرنا ورنہ میں تو تیرے پیٹ سے نکالنے سے بھی نہیں چوکوں گی۔" ریحانہ نے ہاتھ نچا نچا کر کہا تو سائرہ بھابھی اپنی بے ساختہ چھوٹنے والی ہنسی کو چھپانے کے لیے جھک کر چولہے میں پھونک مارنے لگیں کہ ان دونوں کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ ایک دوسرے کو چھوڑ کر اسے پکڑ لیتیں۔ زارا نے مڑ کر اپنے دائیں سائیڈ پر دیکھا تو ہمسائی اپنی ایک بیٹی اور دو بہووں کے ساتھ دیوار سے سر نکالے ہونٹوں پر ہلکی سے مسکراہٹ لیے مکمل توجہ سے لڑائی سے فیضیاب ہو رہی تھیں بائیں جانب ریحانہ کی سائیڈ پر بھی کچھ ایسا ہی منظر تھا۔ وہ سبزی

چولہے پر رکھ کر ریحانہ کی طرف آئی اور بولی

"خالہ! میری بات سنیں۔" زارا نے انہیں مخاطب کرنا چاہا مگر اس کی آواز ان کی گرج برس میں ہی دب کر رہ گئی۔

"خالہ! خالہ میری بات تو سنیں۔ کیا ہو گیا ہے؟ کیوں آپ لوگ اپنا روزہ خراب کر رہے ہیں۔ ایسی تو کوئی بڑی بات بھی نہیں ہوئی اور دیکھیں ہمسائے کیسے تماشا دیکھ رہے ہیں۔" زارا اپنے لہجے میں خفگی سموتی ہوئی بولی۔

"آئے مجھ سے کیا پوچھتی ہو کہ کیا ہوا ہے؟ اپنی ماں کی بات نہیں سنی تم نے؟ میری مرغی کو ہانڈی میں ڈالنے کی بات کر رہی ہے۔ میں خوب اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ یہ جلتی ہے میری مرغیوں سے کیونکہ میری دونوں مرغیاں خیر سے انڈے دیتی ہیں اور اس کی ایک ایسے ہی پھر رہی ہے اور دوسری بلی لے گئی۔" ریحانہ کہہ تو زارا سے رہی تھیں مگر سُنا یاسمین کو رہی تھیں۔

"اماں کو بھی جلنے کے لیے یہ مرغی ہی ملی ہے۔ حد ہے یہ دونوں بہنیں بھی۔" اس نے کڑھ کر سوچا۔

"اچھا آپ غصہ تھوک دیں اماں کا وہ مطلب نہیں تھا۔بس وہ ان کی سبزی خراب ہوئی نہ تو اس لیے غصے میں چھری پھیرنے کا بول گئیں۔ایسا سچ میں تھوڑی نہ کریں گی۔" زارا نے انہیں اپنے تئیں ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"یہ ایسا کچھ کر بھی نہیں سکتی میں اس کی انتڑیاں نہ نکال لوں۔" ریحانہ نے چھری اس کی طرف کرتے ہوئے دھمکی لگائی تو وہ آنکھیں پھاڑتے دو قدم پیچھے ہوئی۔

"جیسے میں تو نکلوانے کے لیے تیار بیٹھی ہوں گی نہ۔یہ صرف باتیں ہی کر سکتی ہے۔ انتڑیاں نکالے گی ہنہہ۔" یاسمین نے طنزاً سر جھٹکا۔

"دیکھیں خالہ! اسے تو پیچھے کریں لگ جائے گی۔" زارا نے چھری لے کر نیچے پھینکی۔

"ہاں تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ آپ پلیز بس کریں۔ارد گرد دیکھیں تو سہی کیسے لوگ اکھٹے ہو گئے ہیں۔" وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"تو نے دیکھا تھا تیری ماں نے شروع کیا تھا۔تب کچھ نہیں بولی اور اب مجھے کہہ رہی ہے جیسے میں زیادتی کر رہی ہوں۔" انہوں نے اسے خفگی سے دیکھا۔

"اوکے اماں کی غلطی ہے تو ان کی طرف میں سوری کرتی ہوں مگر آپ پلیز خاموش

ہو جائیں مجھے بہت زیادہ روزہ لگ رہا ہے اس وقت ذرا ہمت نہیں ہے کچھ سننے کی۔"

زارا نے اپنے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت طاری کرتے ہوئے اپنا محفوظ اور

آزمودہ پتہ پھینکا اور وہی ہوا وہ سب کچھ بھول بھال کر اس کی فکر میں لگ گئیں۔

"کیوں خیر سے روزہ کیوں لگ رہا ہے صبح سحری نہیں کی تھی؟" انہوں نے اس کے

ماتھے اور گال کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے تشویش سے پوچھا۔

"آج لیٹ اٹھی تھی اور رات کریلے کا سالن تھا جو کہ میں نہیں کھاتی اور دہی بھی کچھ

خاص نہیں کھایا تھا اس لیے ڈھنگ سے کھانا نہیں کھایا" وہ انکو نرم پڑتے دیکھ اپنا منہ

لٹکاتی ہوئی بولی۔

"تو میری بچی میرے پاس آجاتی خالہ صدقے میں کچھ بنا دیتی اپنی بیٹی کو اور تو صرف

میرے ساتھ متھا لگانے میں تازہ ہوتی ہے ورنہ بیٹی کا کوئی خیال نہیں۔ایک تو اس نمانی

نے خالی پیٹ روزہ رکھا ہوا ہے اوپر سے تم نے صبح اس سے جھاڑو دلوایا۔اگر تجھ سے

نہیں ہوتا تو مجھے بتا دیا کر مگر اس گرمی میں لڑکی کو خوار مت کیا کر۔" انہوں نے زارا کو

کہتے ہوئے مڑ کر یاسمین کو گھورا جو اباً وہ "اوں" کرتیں چاولوں کو تڑکا لگانے لگیں۔

"اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ آپ لوگوں کو بولتا سن کر مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔ میں منع

نہیں کر رہی آپ لوگ چاہیں تو افطاری کے بعد کا پروگرام رکھ لیں۔" زارا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"لڑائی نہ ہوگئی محفل موسیقی ہوگئی جس کا افطاری کے بعد پروگرام رکھنا ہے۔" سائرہ بھابھی بڑبڑاتی برتن اٹھا کر دھونے کے لیے چلی گئیں۔

"اچھا کچھ نہیں بولتی میں تُو جا اور جا کہ لیٹ جا۔ منیب آتا ہے تو میں اسے بھجیتی ہوں وہ پنکھا نکال کر لگا دیگا اور ہاں تجھے کوئی ضرورت نہیں اپنی ماں کے پکے بے سواد کھانا کھانے کی افطاری میرے پاس آکر کر لینا میں پکوڑے اور کڑی بنا لیتی ہوں۔ غضب خدا کا ایک ہی بیٹی ہے اس کا بھی خیال نہیں رکھ سکتی۔ زیادہ بچے ہوتے تو پتہ نہیں یہ عورت کیا کرتی۔" وہ جلتی کڑھتی دیوار سے پیچھے ہو کر باورچی خانے میں چلی گئیں۔ اب انہیں زارا کے لیے سپیشل افطاری بنانی تھی۔ دوسری طرف وہ آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے شکر ادا کرتی آکر بیسن پر ہاتھ منہ دھونے لگی

"ایل او سی پر خلاف ورزی کس کی جانب سے ہوئی تھی؟" عشاء کے بعد وہ دونوں چھت پر بیٹھے تھے اور زارا اسے دن میں ہونے والی کاروائی سے آگاہ کر رہی تھی۔ اس

کی مکمل رپورٹ کے بعد منیب نے پوچھا

"اس بار کسی انسان کی نہیں بلکہ تمہاری اس مرغی کی غلطی تھی۔ وہ نہ صرف بارڈر کراس کر گئی تھی بلکہ باقاعدہ تخریب کاری کرتے ہوئے پکڑی بھی گئی تھی۔" زارا نے چپس کا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے جواب دیا

"اوہ تیری۔ میں تو سمجھا تھا کہ یہ لوگ نارمل ہو رہی ہیں مگر بیڑہ غرق اس مرغی کا جو پھر سے زخم تازہ کر دیے۔" منیب نے افسوس سے سر ہلایا۔ اتنے میں سائرہ بھابھی چائے لے کر آئیں تو وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں بیٹھے ہو؟"

کچھ نہیں وہی پرانی کہانی۔" منیب نے ٹرے سے مگ پکڑتے ہوئے بے زاری سے کہا

اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ پہلے صرف انسانی مسئلے تھے اب حیواناتی بھی بننے لگے ہیں اور اس سے پہلے یہ مسئلے جماداتی اور پھر نباتاتی بنیں تم دونوں اپنی لو سٹوری کو سمیٹ لو ورنہ یہ کڑاہی میں ڈالے ہوئے بوندی کے پیسٹ کی مانند بکھر کر رہ جائے گی۔" سائرہ بھابھی نے چائے کا مگ زارا کو تھماتے

ہوئے کہا۔

"کیسے بھابھی؟ وہی تو سمجھ نہیں آرہا۔" منیب نے پریشانی سے کہا۔

"دیکھو دونوں گھروں میں اس رشتے سے کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا مگر تم لوگوں کی مائیں ویٹو پاور رکھتی ہیں مطلب اگر ان کی طرف سے نہ ہوگئی تو سمجھو ہوگئی بس کسی طرح ان کو ہاتھ میں کرلو باقی گھر والوں کے کانوں تک بات میں پہنچادوں گی۔" سائرہ بھابھی نے پرخلوص لہجے میں کہا۔

"وہی تو سمجھ نہیں آرہا۔" زارا نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔ تم دونوں اپنی اپنی خالاؤں کے چہیتے ہو تو تھوڑا سا اس بات کا ہی فائدہ اٹھالو اور ان کی صلح کرانے کی کوشش کروا گر ہوگئی تو ٹھیک ورنہ منیب زارا کی ڈولی اٹھانے میں مدد کردے گا اور زارا اس کی بارات کے ساتھ چلی جائے گی۔" انہوں نے شرارت سے کہا تو دونوں نے اسے ناراضگی سے دیکھا۔

"او کے ایسے مت دیکھو۔ پلان سنو۔" سائرہ بھابھی سرگوشی میں انہیں سمجھانے لگیں۔

"اگر پکڑے گئے تو؟"زارا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا.

"نہیں پکڑے جاؤ گے۔میں پوری پوری مدد کروں گی بس تم لوگ اللہ کا نام لے کر صبح پہلا قدم اٹھاؤ۔"اس سے پہلے کوئی اور وہاں آتا سائرہ بھابھی انہیں حوصلہ دیتے ہوئے نیچے چلی گئیں۔

"خالہ جانی کیا کر رہی ہیں۔"زارا ہاتھ میں کسٹرڈ کا چھوٹا سا باؤل لیے دیوار پھلانگ کر ہی ریحانہ کی طرف آئی

"کچھ نہیں بیٹا، یہ تھوڑے سے کپڑے نکال رہی ہوں اور کچھ یہ سائرہ نے دیئے ہیں۔ کہہ رہی تھی کہ کسی ضرورت مند کو دے دوں۔"ریحانہ نے کپڑوں کو تہہ لگاتے ہوئے جواب دیا

"مگر یہ تو پرانے نہیں ہیں۔آئی مین کہ بھابھی نے پہنے ہوئے ہیں۔اگر دینے ہیں تو نئے دیں نہ۔"زارا نے ایک شرٹ اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا

"اتنے پرانے بھی نہیں ہیں۔ یہ والا جوڑا اس نے صرف تین بار ہی پہنا ہے۔اس کے بعد سردیاں شروع ہو گئیں تو رکھ دیئے۔اب کہہ رہی تھی کہ یہ بہت تنگ ہو گئے ہیں اور کھلا کرنے کو کپڑا بھی نہیں ہے۔اس لیے کسی کو دے دوں۔" انہوں نے ایک جوڑا اٹھا کر اسے دکھایا

"اچھا خیر یہ لیں۔اماں نے بجھوایا ہے۔" اس نے کسٹرڈ باؤل ان کے سامنے کرتے ہوئے کہا

"منیب کے لیے؟ جا فریج میں رکھ دے۔افطاری کے بعد کھا لے گا۔"۔انہوں نے کپڑے شاپر میں ڈالتے ہوئے کہا

"ارے نہیں اس کیوٹ سی بھانجی کی خالہ۔یہ اماں نے آپ کے لیے دیا ہے۔ کہہ رہی تھیں کہ تیری ماسی کو بڑا پسند ہے جا اس کو دے آ۔" زارا نے بمشکل چہرے پر سچ کا خول چڑھایا ورنہ حقیقتاً ایک دوسرے کے بارے میں قائم کردہ ان کے خیالات سے بھلا کون ناواقف تھا۔پاس بیٹھی سعیدہ دادی نے تھوڑی پر انگلی رکھتے ہوئے تعجب سے اسے دیکھا تو وہ نظریں چرا گئی

"تیری ماں نے میرے لیے دیا ہے؟ اس کا دماغ اپنی جگہ پر تو ہے یا پھر کھسک وسک گئی

ہے۔"حیران تو ریحانہ بھی رہ گئی تھی اور اپنی اس حیرانی کو زبان دیئے بغیر نہ رہ سکی

"وہ بالکل ٹھیک ہیں۔آپ کو پتا ہے اماں مجھے بتا رہی تھیں کہ آپ کو کسٹرڈ بہت پسند تھا اوران کے ہاتھ کا تو اور بھی فیورٹ تھا۔کہنے لگی جا زارا جا کہ اپنی ماسی کو دے آ مگر میرا نام نہ لینا۔سوچے گی مجھے اس کی فکر ہے"۔زارا نے روزہ رکھ کر جھوٹ بولنے پر دل ہی دل میں ڈھیروں بار استغفار کہہ ڈالا

"سچ بتا تیری ماں نے اس میں کچھ ملایا تو نہیں۔مجھے مارنے کے لیے کوئی تعویذ یا زہر کی پڑیا ہی ملا دی ہو۔"ریحانہ مشکوک ہوئی

"آپ ایسے ہی شک کر رہی ہیں،ورنہ ایسا کچھ نہیں ہے۔اوکے اگر آپ کو زیادہ مسئلہ ہے نہ تو افطاری کے بعد میں آؤں گی تو پہلے میں چکھوں گی پھر آپ کھا لینا۔"زارا نے کہا تو وہ خاموش ہو کر رہ گئیں۔البتہ ان کے چہرے پر ثبت حیرانگی اس بات کا واضع ثبوت تھا کہ انہیں اس اچانک پلٹی کا یا پر ابھی تک یقین نہیں آیا۔

دوسری طرف جیسے ہی عصر کی نماز کا ٹائم ہوا اور ریحانہ اور دادی نماز پڑھنے میں مصروف ہوئیں، سائرہ بھابھی نے چپکے سے چکن کا سالن پلیٹ میں ڈال کر منیب کو دیا اور کچھ ہی دیر میں وہ کمرے میں جائے نماز پر بیٹھی یاسمین کے پاس پلیٹ رکھ کر خود ان کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا۔ وہاں بھی بے یقینی کی کچھ ایسی ہی صورتحال تھی

"تجھے غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ سائرہ نے بجھوایا ہوگا ورنہ تیری ماں اور میرے لیے کچھ بھیج دے ناممکن ہے۔" یاسمین نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں خالہ آج کل تو اماں بہت بدلی بدلی لگ رہی ہیں۔ کل بھی آپ کے بچپن کے قصے سنا رہی تھیں۔ آپ کو پتہ ہے وہ کہہ رہی تھیں کہ یاسمین مجھے سے بہت پیار کرتی تھی اور مجھے بھی وہ بہت پیاری تھی مگر نجانے کس کی نظر لگ گئی اور ہم لوگ دور ہو گئیں ۔"

"اور پتہ ہے؟" وہ اٹھ کر بیٹھا اور پر جوش ہوتے ہوئے بولا

"وہ کہہ رہی تھیں کہ انہیں اپنی وہ محبت کرنے والی بہن جوان سے چھوٹی سے چھوٹی بات بھی شئیر کرتی تھی، بہت یاد آتی ہے۔ کہہ رہی تھیں کہ اب تو ایک عرصہ ہی گزر گیا مل کر بیٹھے ہوئے اور دل کی باتیں کیے ہوئے۔ جب بھی باہر بنوں کو آپس میں دکھ

سکھ کی باتیں کرتے دیکھتی ہوں دل میں ایک کسک سی اٹھتی ہے۔ میری تو حسرت ہی رہ گئی کہ کبھی مجھے بھی ایسا دن دیکھنا نصیب ہو۔" منیب نے روزے سے اور جائے نماز پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہوئے دل ہی دل میں ڈھیروں بار استغفار پڑھتے ہوئے کہا

"تو قصوروار بھی تو تیری ماں ہی ہے۔ خواہ مخواہ کی دشمنی پال رکھی ہے ورنہ کیا میرا دل نہیں کرتا کہ میں بھی اپنی بہن کے ساتھ دکھ سکھ بانٹوں؟ ماں باپ تو ہمارے بچپن میں گزر گئے۔ ہم دونوں ہی تھیں مگر اس پر بھی تیری ماں نے بیر پالا ہوا ہے۔"

یاسمین سرد آہ خارج کرتے ہوئے بولی

"آپ کی بہن ہیں آخر کب تک ناراض رہیں گی آپ سے۔ اب اگر وہ سب کچھ پہلے جیسا کرنا چاہ رہی ہیں تو میں تو یہی کہوں گا کہ آپ بھی تھوڑا سا جھک جائیں اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر کہ ایک دوسرے کو گلے سے لگا لیں۔" منیب نے ان کو دھیما پڑتے دیکھ کر دوسرا پتہ پھینکا

"اچھا چل تو بیٹھ میں تجھے پلیٹ خالی کر دیتی ہوں۔" وہ اٹھتے ہوئے بولیں

ارے نہیں رہنے دیں۔ میں گھر نہیں جا رہا۔ ابھی ایک کام سے جانا ہے زارا خود ہی دے آئے گی۔" وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے بولا اور ان کے جواب کا انتظار کیے بغیر باہر

نکل آیا۔ گیٹ کے پاس واش بیسن پر کھڑی زارا کی جانب مسکراہٹ اچھالتا وہ گیٹ سے نکل گیا

اس کے بعد وقتاً فوقتاً دونوں اطراف سے مختلف ڈشز کا تبادلہ ہوتا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ دونوں آہستہ آہستہ اپنی طرف سے اپنی ماؤں کا نام لے خیر سگالی کے پیغامات بھی پہنچاتے رہتے۔ جس سے دونوں فریقین کافی حد تک صبر آیا تھا۔ اب وہ کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں کو اگنور کر جاتیں تھیں

سائرہ بھابھی حسیب کے ساتھ شاپنگ پر گئی تو ریحانہ اور یاسمین کا ایک ایک سوٹ لا کے آں کھ بچا کر زارا کو دے چکی تھی اور ریحانہ والے سوٹ کا اسے ہی کچھ بندوبست کرنا تھا۔ سو اس نے ایک دن جب ریحانہ کہیں گئی ہوئی تھی، ان کے واپس آنے پر وہ سوٹ لا کر ان کے سامنے رکھا کہ یہ زارا آپ کے لیے دے کر گئی ہے۔ یاسمین خالہ نے بھجوایا ہے۔ وہ تو سن کر ہی ہکا بکا رہ گئیں۔

یہ۔۔ یہ یاسمین نے بھجوایا ہے۔" انہوں نے بے یقینی سے پوچھا تو سائرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

ہٹو پیچھے میں زرا جا کر اس سے پوچھوں تو سہی کہ آخر تماشا کیا لگا رکھا ہے کبھی کچھ بھیج دیتی ہے تو کبھی کچھ۔" ایک دم سے پیکٹ اٹھا کر اٹھیں۔اس کو دیوار کی طرف جاتے دیکھ کر سائرہ بوکھلا گئی۔

نہیں۔۔ نہیں اماں رکیں تو۔اس نے جلدی سے بھاگ کر انہیں روکا

کیا رکوں؟ میں کتنے ہی دنوں سے اس کی یہ حرکتیں برداشت کر رہی ہوں۔پتہ تو کروں کہ یہ سب کر کہ کرنا کیا چاہ رہی ہے۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولیں

آپ بیٹھیں تو۔میں آپ کو سمجھاتی ہوں۔" سائرہ منہ پر ہاتھ پھیر کر اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پاتے ہوئے بولی اور ان کو چارپائی پر بٹھایا

دیکھیں اماں! اس نے ہاتھ کھڑے کر کہ تمہید باندھی۔حالاں کہ اس اچانک پڑنے والی افتاد سے اسے کچھ خاص سمجھ نہیں آرہا تھا جو وہ کہہ کر انہیں رام کرتی۔

"ہاں تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ اگر وہ جھک رہی ہیں تو آپ کو بھی دل بڑا کر لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کو صلہ رحمی بہت پسند ہے اور یہ بات شاید یاسمین خالہ نے کہیں سے سنی ہے ۔زارا۔۔۔زارا کہہ رہی تھی کہ خالہ آج کل مولانا طارق جمیل کے بیانات بہت دل

جمعی سے سن رہی ہیں۔ہر وقت ان کے بیانات سنتی رہتی ہیں اوران پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔ تو میرے خیال سے ان کا دل بدلنے کے پیچھے کی وجہ بھی یہی ہو گی۔وہ تو آپ کے ساتھ اچھا سلوک کر کہ اللہ پاک کے ہاں سر خرو ہو جائیں گی۔اب اگران کے اچھے سلوک کا جواب برے سلوک سے دیں گی تو سارا گناہ آپ کے کھاتے میں لکھ دیا جائے گا۔آپ کیوں اپنی آخرت خراب کر رہی ہیں اور ویسے بھی پہل وہی کر رہی ہیں تو کرنے دیں آپ کا کیا جاتا ہے بلکہ خاندان بھر میں آپ کہہ تو سکتی ہیں کہ وہ خود ہی آپ کی طرف آئی ہیں۔"سائرہ بھابھی نے بہت مشکل سے بات بناتے ہوئے کہا اور دل ہی دل ین خود کو کوسا جس سے اتنی سی بات بھی نہیں سنبھالی جا رہی تھی

مگر۔۔۔۔

چھوڑیں بھی اماں۔دکھائیں تو زرا کیسا سوٹ ہے۔ادھر مجھے دیں میں کھول کر دیکھوں ۔"انہیں ٹوکتے ہوئے انہوں نے شاپر پکڑ کر سوٹ کھول کر دیکھنے لگی

آپ شام کے بعد جا کر سلائی کرنے کے لیے دے آئیں۔عید پر پہن لیجئیے گا۔"سائرہ بھابھی نے کن اکھیوں سے ان کے نارمل تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے سر سری سے

انداز میں کہا

ہوں۔"وہ محض ہنکارہ بھر کر خاموش ہو گئیں۔سائرہ بھابھی نے طویل سانس خارج کرتے ہوئے بات ٹل جانے پر خدا کا شکر ادا کیا

منیب،زارا اور سائرہ کی کوششوں کا ہی نتیجہ تھا جو آج پچیسواں روزہ گزر جانے کے بعد بھی کوئی ہنگامہ نہیں ہوا تھا۔ایسے میں سائرہ نے منیب کو ایک بار ریحانہ کے کان میں بات ڈالنے کو کہا

اماں یہ یاسمین خالہ آپ سے ہر وقت لڑتی کیوں رہتی ہیں۔ظہر کی نماز پڑھ کے وہ دادی کے کمرے میں ایا جہاں ریحانہ بھی موجود تھی۔وہ نا محسوس انداز میں پاؤں کی ٹھوکر سے ریحانہ کی چپل کو بیڈ کے نیچے دھکیلتے ہوئے اس کے پاس بیٹھا

بس بیٹا۔کیا بتاؤں۔تیری خالہ جلتی ہے مجھ سے۔شروع سے ہی میرے ساتھ ناانصافی کرجاتی تھی مگر میں خاموش ہو جاتی کہ چلو چھوٹی ہے مگر چھوٹی نے مجھے بڑا دکھ پہنچایا ہے۔میرے بھرم اور انا کو ٹھیس پہنچائی ہے۔بس تب سے میرے دل سے اتر گئی ہے

۔ریحانہ نے غمزدہ ہوتے یوئے بتایا

اوہ مطلب۔خالہ نے آپ کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔منیب نے لب سکیڑے اور اگلے ہی لمحے وہ ان کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا

اگر ایسی بات ہے تو آپ ان سے بدلہ لیں۔ایسا کریں ان کی بیٹی کو بیاہ کر لے آیں اور پھر سارے بدلے نکالیئے گا۔بیٹی کو تکلیف میں دیکھیں گی تو آپ کی تکلیف کا اندازہ ہو گا

۔

منیب۔"ریحانہ کی دھاڑ نے اس کی بولتی بند کی

تمہیں شرم نہیں آئی ایسی بات کرتے ہوئے۔بہن بیٹیاں تو سب کی سانجھی ہوتیں ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ تم نے اتنی گھٹیا بات سوچی بھی کیسے۔تم نے یہ سوچا بھی کیسے کہ میں اس کے ساتھ کچھ غلط کروں گی جس کی ماں مجھے زہر لگتی ہے مگر اس کے باوجود اس لڑکی کو دیکھ دیکھ کر میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوتا رہتا ہے۔لعنت ہے تجھ پر۔تجھے وہ دوست کہتی ہے اور اس کی ماں کی زبان منیب منیب کہتے نہیں تھکتی اور تو اس کی بیٹی کے لیے ایسا سوچ رہا ہے۔تف ہے تجھ پر۔وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی کمرے سے نکل گئیں مگر منیب کے چودہ طبق روشن کر گئیں تھیں۔

"پتر اپنی طرف سے پہلی بال ہی تو نے بڑی شاندار کھیلی ہے مگر تیری بری قسمت کے وہیں کھڑے کھڑے کیچ ہو گئی۔" دادی جو ٹھوڑی تلے انگلی رکھے اسے دیکھ رہی تھی زیر لب مسکراتی ہوئیں بولیں تو وہ کھسیا کر رہ گیا

"چلو اب بس کرو۔ بہت ہو گیا تم لوگوں کا تماشا۔ میں کچھ سوچتی ہوں۔ آج آتے ہیں تو کرتی ہوں تمہارے باپ اور تایا سے بات۔" دادی نے تسبیح نکالتے ہوئے کہا۔ پچھلے کچھ دنوں سے ان کی حرکتیں تو ایک طرف وہ پورے کے پورے ہی انہیں مشکوک لگ رہے تھے۔ انہوں نے جب سائرہ بھابھی کو گھیرا تو اس نے ساری بات بتا دی۔

"پلیز جلدی کرلیجئیے گا۔ خالہ نے اس کے رشتے کی بات کر رکھی ہے کسی سے۔" منیب اٹھتے ہوئے بولا

فکر نہیں کرو کچھ نہیں ہو گا۔ اللہ بہتر کرے گا۔" وہ کہتے ہوئے پلنگ سے ٹیک لگاتے ہوئے تسبیح پڑھنے لگیں تو وہ بھی باہر نکل گیا

دادی نے شام کو دونوں بیٹیوں اور بہوؤں کو بلا کر بات کی اور حسب توقع دونوں بیٹوں

کی جانب سے ہی کوئی اعتراض نہیں آیا تھا مگر دونوں بہویں بھڑک اٹھیں تھیں۔

"چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ ابھی مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تم دونوں کو چوٹی سے پکڑ کر گھر سے باہر کر دوں۔ یہ جو آئے روز تم دونوں تماشا لگاتی ہو اس میں اگر میں کچھ نہیں بولتی تو مجھے کمزور مت سمجھنا۔" دادی ایک دم جلال میں اتے ہوئے غرائیں

"مگر اماں ایسے کیسے؟" ریحانہ منمنائی۔ ساس کو غصے میں دیکھ کر وہ سارا غصہ بھول گئی تھی

"کیا ایسے کیسے؟ حرج کیا ہے آخر؟ زندگی کے چالیس بچاس برس گزار چکی ہو۔اب تو بس کر دو پچھلے بیس سالوں سے بلیوں کی طرح لڑتی آ رہی ہو۔ کیا حاصل ہوا ہے۔ آج مجھے بتا ہی دو آخر تم دونوں نے باٹنا کیا ہے۔" وہ جھنجھلاتے ہوئے بولیں

"میری ایک ہی بیٹی ہے اور آپ جانتی ہیں اسے۔ یہ تو میری بیٹی کا جینا حرام کر دے گی۔ میرے سارے بدلے میری بیٹی سے لے گی۔" یاسمین گڑ بڑاتے ہوئے بولی

تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ زارا میری بھی بیٹی ہے۔ تجھ سے زیادہ میں اس سے پیار کرتی ہوں۔ میری زبان نہ جل جائے جو میں اسے کچھ کہوں۔ تف ہے تیری گھٹیا

سوچ پر۔"ریحانہ اس کی بات پر تڑپ ہی تو اٹھی تھی

میں غلط کیا کہہ رہی ہوں۔اپنا رویہ دیکھا ہے تو نے۔بلاوجہ مجھ سے لڑتی ہو۔خدا واسطے کا بیر باندھا ہوا ہے۔ایسی صورت میں،میں کچھ غلط نہیں کہہ رہی ہوں۔"یاسمین نے دھیما پڑتے ہوئے جواب دیا

میں بلاوجہ لڑتی ہوں؟میں لڑتی ہوں؟اپنے کرتوت دیکھے ہیں تو نے۔"ریحانہ نے ہاتھ نچا نچا کر جواب دیا

"بس!کوئی فضول بحث نہیں۔جو بات کرنے کے لیے میں نے بلایا ہے اس پر دھیان دو۔"ان کو پھر سے شروع ہوتا دیکھ کر دادی نے گھرکا

"ہماری طرف سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔بات اب آپ عورتوں کی ہے۔خود ہی دیکھ لیں۔ہمارے خیال سے عید کے دن کوئی چھوٹی سی رسم کر لیتے ہیں بعد میں بچوں کے امتحان شروع ہو جائیں گے تو ان کی روٹین خراب ہو گی۔کیوں بھائی صاحب۔"اسد چچا نے کہتے ہوئے بڑے بھائی کی تائید لینی چاہی

جو اماں کو مناسب لگے۔"انہوں نے سب کچھ سعیدہ دادی پر چھوڑتے ہوئے کہا

چلیں پھر ٹھیک ہے آج سے زارا آپ کے پاس ہماری امانت ہے۔ان شاءاللہ عید پر کوئی چھوٹی موٹی رسم کر لیں گے۔اور شادی دونوں کی پڑھائی مکمل ہونے پر۔"اسد چچا نے مسکراتے ہوئے کہا

منگنی کی بجائے اگر آپ لوگ نکاح رکھ لیں زیادہ مناسب رہے گا۔دونوں کا ہر وقت کا ساتھ ہے تو میرا انہیں خیال کے کوئی قباحت ہو گی۔"سارہ بھابھی نے سعیدہ دادی کو دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی بات کا مطلب سمجھ کر انہوں نے اثبات میں سر ہلا یا

ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔ایسا کرتے ہیں کہ عید کے دوسرے دن نکاح کی چھوٹی سے تقریب رکھ لیتے ہیں۔سعیدہ دادی نے تائید کی

تم دونوں کیوں منہ میں گھگنیاں ڈال کر بیٹھ گئی ہو۔کوئی مسئلہ ہے کیا؟"دونوں بہنوں کو خاموش دیکھ کر انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔دونوں ہی ان کے تیور دیکھ کر نفی میں سر ہلا گئیں

ہوں۔ تین دن رہ گئے ہیں عید میں تو جو تھوڑی بہت تیاری کرنی ہے جا کر شروع کرو اور خبردار جو اس نیک کام سے پہلے پنجے لڑانے بیٹھیں تو۔نکاح بخیر وعافیت ہو جانے دو پھر کرتی پھرنا جو کرنا ہوا۔"دادی نے سختی سے تنبیہ کی اور اس بار بھی دونوں نے

فرماں برداری سے سر ہلادیا

وہ دونوں چھت پر موجود اس پنچایئت کا فیصلہ جاننے کو بے تاب کھڑے تھے۔ سائرہ بھابھی نے منیب کو ڈن کا میسج بھیجا تو وہ اچھلا اور ایک دم سے اٹھ کر ناچنا شروع کر دیا۔ اس کو یوں اچھلتا دیکھ کر زرا کھلکھلا کر ہنسی اور اگلے ہی لمحے کسی کے متوجہ ہونے کے ڈر سے منہ پر ہاتھ رکھ گئی

یہ تین دن بہت مصروف گزرے تھے۔ عید کے ساتھ ساتھ اچانک طے پانے والے نکاح کی تیاریاں بھی عروج پر تھیں اس لیے کسی کو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی ۔منیب اور زارا کا مکمل پردہ کروادیا گیا تھا اور دادی نے پوری پوری نگرانی بھی رکھی ہوئی تھی اس لیے وہ بس ایک دوسرے کو کال اور میسجز کے زریعے ہی اپ ڈیٹس دے رہے تھے۔ یاسمین چونکہ اکیلی تھی اس لیے سائرہ بھابھی اور ریحانہ بھی اس کی مدد کروا رہی تھیں۔ سارا دن بازار کے چکر لگانے کے بعد وہ آدھی آدھی رات تک ایک دوسرے کے ہاں بیٹھی کام نمٹواتی رہتی۔

نکاح کے دن دلہن اور سائرہ بھابھی کو پالر تک لے جانے کی زمہ داری حبیب کو سونپی گئی کیوں کہ دونوں نے ہی گاؤں کی پالر والی سے تیار ہونے سے صاف منع کر دیا تھا۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا اگر جو ریحانہ بقول سائرہ بھابھی کے یاسمین کا دیا ہوا سوٹ نکاح کی تقریب کے لیے نہ پہنتی۔۔چونکہ گھر کی ہی بات تھی تو یاسمین نے سائرہ کو زارا کے ساتھ شہر پالر بھیج دیا۔وہ لوگ جب تیار ہو کر واپس آئیں تو یہ لوگ یاسمین کے ہاں جا چکے تھے اور قاری صاحب سمیت تمام لوگ دلہن کا ہی انتظار کر رہے تھے۔سائرہ بھابھی جیسے ہی زارا کو لے کر گھر میں داخل ہوئی ریحانہ کو اس سوٹ میں دیکھ کر چونکی مگر اسے اصل دھچکا تب لگا جب یاسمین بھی اسی کے ہی دیے ہوئے سوٹ میں ملبوس تھی۔ خریدتے وقت اس نے بے دھیانی میں دونوں جوڑوں کا پرنٹ ایک سا ہی لے لیا تھا بس رنگ مختلف تھا۔تب شاید اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ اتفاق بھی ہو سکتا ہے۔اپنے تئیں تو اس نے بس من کی میل صاف کرنے کے لیے تحفہ لیا تھا مگر اب اسے اپنے تن کی میل اترتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔وہ دل ہی دل میں خدا کو مدد کے لیے پکارتی زارا کو بٹھا کر خود دادی کے پہلو میں جا بیٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نکاح کے بعد سب نے دونوں کو مبارک باد دی اور ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔ دادی کے اشارے پر سائرہ بھابھی نے اٹھ کر سب کا منہ میٹھا کروایا۔ محلے کے چند معزز لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا سو اسد چچا نے کھانا لگانے کا کہا۔ تینوں خواتین نے مل کر کھانا سرو کیا، کھانے کے بعد مہمان چلے گئے تو وہ سب لوگ ایک بار پھر کمرے میں جمع ہو گئے۔ منیب اور زارا نے جیسے ہی رش ختم ہوتا دیکھا فوراً سے پہلے دادی کے پاس پہنچے اور ہاتھ پھیلاتے ہوئے یک زبان ہو کر بولے

"ہماری عیدی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کون سی عیدی؟ عید کل تھی گزر گئی سو بات ختم۔" دادی نے صاف جواب دیا

"آپ جانتی ہیں کل کتنا کام تھا۔ وقت ہی نہیں ملا۔ آج بھی عید کا ہی دن ہیں چلیں ہماری عیدی نکالیں۔" منیب نے ہاتھ پیچھے کیے بغیر کہا اور زارا نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

"ابھی کچھ دیر پہلے اتنی اچھی اور بڑی عیدی دی ہے اس کا کوئی ماں پیو نہیں ہے۔" انہوں نے دونوں کو گھورا

"ہمیں نقد عیدی چاہیئے وہ تو آپ نے اپنا فرض پورا کیا ہے۔" منیب نے بے نیازی سے کہا

"اور اس فرض کو پورا کروانے کے چکر میں جو جو پاپڑ تم لوگوں نے بیلے ہیں نہ اگر میں بتا دوں تو یہاں جنگ کا میدان سج جائے گا۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے مدہم لہجے میں کہا۔ وہ دونوں ہی ڈھیلے پڑے

"پلیز نہ دادی۔" زارا نے منہ لٹکایا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے دونوں کو کچھ پیسے تھمائے جن کو غنیمت جانتے ہوئے دونوں نے ہی چپ چاپ پکڑ لیے

"چلیں اماں جان۔" سائرہ بھا بھی چائے کا خالی کپ رکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

"چلتے ہیں ایسی بھی کیا جلدی ہے۔" ریحانہ جو یاسمین کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے بولی اور دوبارہ سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔ سائرہ بھا بھی ان دونوں کو قریب بیٹھا دیکھ کر پہلو بدل کر رہ گئی اور پانچ منٹ بعد ہی دوبارہ جانے کے لیے بولی

"آئے ہائے چلتے ہیں یہ دو قدم پر تو جانا ہے کونسا دوسرے صوبے میں جانا ہے جو تجھے

اتنی جلدی مچی ہوئی ہے۔خاموشی سے بیٹھی رہ۔"ریحانہ نے اب کی بار تھوڑا ڈپٹ کر کہا

"کیا ہو گیا ہے بھابھی؟"زارا نے اس کو بے چین دیکھ کر پوچھا۔جواباً اس نے اشارے سے اسے بتایا جس پر زارا کی آنکھیں پھیلیں۔وہ منیب کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی چپکے سے باہر کھسک گئی اس کے پیچھے دو منٹ بعد ہی منیب بھی اٹھ گیا

"مجھے لگتا ہے کہ ہمارے کپڑوں کا ڈیزائن ایک جیسا ہے۔"یاسمین نے ریحانہ کے قمیض کو ہاتھ میں پکڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔سائرہ بھابھی نے بے اختیار آسمان کی طرف دیکھا گویا شکوہ کیا ہو کہ کیا تھا جو مجھے بچا لیتا

لہ یہ بھی بھلا کوئی کہنے کی بات ہے میں تو آتے دیکھ کر ہی پہچان گئی تھی کہ تو نے بھی میرے جیسا ہی سوٹ بنوایا ہے۔"ریحانہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

میں نے خود کہاں بنایا ہے یہ وہی جو تو نے بھجوایا تھا۔مجھے تو اس کا رنگ اور پرنٹ بڑا پسند آیا ہے اور کپڑا بھی اچھا ہے۔اچھا کیا جو تو نے بھی ایسا ہی لے لیا۔ "

ارے نہیں یہ میں نے نہیں لیا یہ تو تیرے والا ہے۔سائرہ نے مجھے کہا تھا کہ سلوالوں

مجھے پر اچھا لگے گا تو میں نے سوچا تو نے تحفہ دیا ہے تو کسی اچھے موقع پر پہنوں گی اور اس سے بھلا کوئی اچھا موقع کہاں ہو سکتا تھا۔" ریحانہ نے اس کی بھجوانے والی بات پر شاید غور نہیں کیا تھا اس لیے اپنی ہی دھن میں بولیں۔ دادی منہ پر انگلی رکھے مسکراہٹ روکتیں سائرہ بھابھی کی اڑتی رنگت دیکھ رہی تھیں

جانتی ہوں میں نے تیرے لیے کوئی جوڑا نہیں لیا اس لیے طنز کر رہی ہے مگر پہلے تو مجھے یقین ہی نہیں آیا کہ تو نے مجھے تحفہ بھجوایا ہے مگر زارا نے مجھے کہا کہ نہیں اماں یہ خالہ نے آپ کے لیے ہی دیا ہے تو میں تو حیران ہی رہ گئی تھی پھر سوچا کہ تجھے عید پر کوئی جوڑا لے دوں گی مگر کاموں میں مصروف ہو کر ذہن سے نکل گیا۔ مگر تو فکر نہ کر تیرا ادھار نہیں رکھتی لے دوں گی تجھے بھی۔" یاسمین نے ان کی بات کو طنز کے معنوں میں لیا تھا اس لیے پوری وضاحت دے ڈالی

میں نے تو تجھے کوئی جوڑا نہیں دیا بلکہ تو نے زارا کے ہاتھ مجھے بھجوایا تھا۔ کیوں سائرہ؟" ریحانہ نے مڑ کر سائرہ کو مخاطب کیا

جی۔" اس نے مرے مرے انداز میں جواب دیا

نہیں زارا کے ہاتھ تو نے مجھے بھجوایا تھا کہ اس بار عید پر میں تمہارے والا جوڑا ہی پہنوں

۔"یاسمین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

لہ دس مجھے کیا ضرورت تھی تجھے جوڑے بھجواتی پھروں۔بلکہ تجھ پر ہی آج کل نیک بننے کا بھوت سوار ہو رکھا ہے جبھی تو کبھی کچھ کھانے کو بھیج رہی ہے تو کبھی یہ تحفے۔ "

مجھے پر بھوت سوار نہیں ہوا۔منیب مجھے بتاتا رہتا ہے کہ تو آج کل مجھے یاد کرتی رہتی اور تحفے میں نہیں بھیجتی۔تُو بھیجتی ہے۔میرا ابھی دماغ خراب نہیں ہوا جو تجھ پر پیسے ضائع کرتی رہوں۔"یاسمن کے انکشاف ریحانہ کا منہ کھلا

دیکھ ابھی تو تُو یہ مان کہ یہ سوٹ اور دوسری چیزیں تُو مجھے بھیجتی رہی ہے۔"ریحانہ نے انگلی اٹھا کر کہا

کیسے مان لوں جب یہ سب چیزیں تمہاری طرف سے آتی رہی ہیں۔اوہ اب سمجھی تجھے میری بیٹی کا رشتہ چاہیے تھا نہ اس لیے میٹھی بن رہی تھی۔"یاسمین نے سمجھنے والا انداز میں سر ہلایا

مجھے رشتہ------------------

ایک منٹ ایک منٹ۔ایک بات تو پکی ہے کہ میں نے تجھے کوئی چیز نہیں بھیجی اور تُو

بھی کہہ رہی ہے کہ تُو نے بھی نہیں بھیجی مگر ہمیں ملتی رہی ہیں تو پھر تیسرا کون؟"

انہوں نے سوچتے ہوئے یاسمن کی جانب دیکھا۔کچھ سوچ کر وہ سائرہ بھابھی کی طرف

مڑیں جو سر جھکائے ہاتھ مسل رہی تھیں

تو نے مجھے دیا تھا جوڑا کہ زارا دے کر گئی ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ آج کل یاسمین اسلامی

بیان سن رہی ہے۔اس کا دل بدل رہا ہے۔وہ پہل کر رہی ہے جھک رہی ہے تو میں بھی

جھک جاؤں۔"انہوں نے سائرہ کو کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے پوچھا

یہ سب تو مجھے منیب نے بھی کہا تھا۔"یاسمین بے ساختہ بولی۔کب سے دونوں کی بحث

سنتے ہوئے اسد اور ظفر صاحب نے قہقہ لگایا

ابھی تو تم لوگ یہ مان لو کہ یہ تینوں بچے آپ دونوں خواتین کے ساتھ کھیل گئے ہیں

۔"اسد چچا نے ہنستے ہوئے کہا

سائرہ۔" ریحانہ نے دانت پیسے

وہ اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ خود کو اکیلا پا کر گڑ بڑا گئی

تم دیکھ رہے ہو اپنی بیوی کی حرکتیں۔یہ جھوٹ بول کر مجھے دھوکہ دیتی رہی ہے۔"

ریحانہ نے حسیب کو مسکراتا دیکھ کر شکایت لگائی

یہ بھی اس سب میں شامل تھے۔"سائرہ جلدی سے بولی مگر فورالب دبا گئی۔ریحانہ نے صدمے سے حسیب کو دیکھا جو خجالت سے سر کھجا رہا تھا۔کمرے میں ایک بار پھر دونوں بھائیوں کا قہقہ گونجا

یہ زارا کدھر گئی ہے اس کو تو میں پوچھتی ہوں،"یاسمین اٹھتے ہوئے بولی

اچھا بس تم تو بچوں کے پیچھے ہی پڑ گئی ہو۔کیا غلط کیا ہے انہوں نے تم دونوں بہنوں کی صلح ہی کروانی چاہی ہے نہ کوئی گناہ تو نہیں کیا۔اور سائرہ پتر تو کیوں اتنی شر مندہ ہو رہی ہے؟سکون سے بیٹھ کچھ غلط نہیں کیا تو نے۔۔خبر دار جو تو نے دوبارہ اس کو آنکھیں دکھانے کی کوشش کی تو۔"دادی نے سائرہ کی رونی صورت دیکھ کر یاسمین کے ساتھ ساتھ ریحانہ کو بھی جھڑکا۔ان کو فارم میں آتے دیکھ کر دونوں ہی خاموشی سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں۔

دوسری جانب وہ دونوں چھت پر نیچے سے آنے والی گولہ باری پر کان ٹکائے ٹہل رہے

تھے۔منیب نے تھوڑا سا جھانک کر نیچے دیکھا مگر کچھ بھی سننے سے قاصر رہا۔اس نے مڑ کر زارا کو دیکھا جو مختلف زاویوں سے سیلفیاں لے رہی تھی۔وہ اس کو اپنی جانب دیکھتا پا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی مگر اس کو مسلسل خود کو گھورتا پا کر اس نے ابرو اچکائے

"کیا؟"

"کچھ نہیں۔"منیب ہلکا سا مسکرایا۔وہ بھی سر نیچے کر کہ مسکرا دی۔کچھ دیر بعد دونوں نے سر اٹھا کر ایک دوسرے کو دیکھا اور قہقہ لگا کر ہنس دیئے

مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ہماری کہانی کا اختتام اتنی جلدی اور اتنا خوشگوار ہوا ہے۔"منیب مطمئن سا مسکراتے ہوئے بولا

جلدی کی تو خیر ہے مگر خوشگوار کا کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ بھابھی کی ابھی تک نہ تو کال آئی ہے اور نہ ہی کوئی میسج۔اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ بھانڈا پھوٹ چکا ہے سو بی ریڈی کیوں کہ نیچے تو بلا آخر جانا ہی ہے۔"زارا نے اس کا اطمینان غارت کرتے ہوئے کہا

فکر مت کرو میں سنبھال لوں گا۔"

"مجھے کیا ضرورت ہے فکر کرنے کی۔ریحانہ خالہ میری سب سے بڑی حمایتی ہیں وہ نہ تو مجھے کچھ کہیں گی اور نہ ہی کسی کو کچھ کہنے دیں گی۔تم جوتے کھانے کے لیے تیار رہو۔"زارا نے لاپرواہی سے کہا

"جب پیار کیا تو ڈرنا کیا؟"وہ بال سیٹ کرتے ہوئے ترنگ سے بولا

ارے خالہ آپ کب آئیں؟ہم لوگ بس آ ہی رہے تھے۔زارا نے منیب کے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ جھٹ سے پلٹا اور اپنے پیچھے کسی کو نہ پا کر اس نے گہری سانس لی

کیا یار تم بھی نہ۔ڈرا کر رکھ دیا۔"اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستی ہوئی زارا کو خفگی سے دیکھا

او کے بائے میں جا رہی ہوں۔"وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے بولی

ارے رکو تو۔گفٹ نہیں لو گی؟"منیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

تم گفٹ لائے ہو؟"وہ ساری کی ساری اس کی جانب گھومی۔

بلکل۔"اس نے جیب سے چھوٹی سی ڈبی نکالتے ہوئے کہا۔اس کے ہاتھ میں بریسلیٹ

دیکھ کر زارا کا منہ کھلا

تم یہ آرٹیفیشل بریسلٹ مجھے نکاح کا گفٹ دینے کے لیے لائے ہو؟"

ہے تو یہ آرٹیفیشل مگر دکاندار نے کہا تھا کہ یہ کالا نہیں ہو گا۔ مہنگا ہے نہ۔ پورے پانچ ہزار کا لیا ہے۔" وہ اس کے ہاتھ میں پہناتے ہوئے فخر سے بولا

کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے پانچ لاکھ کا لیا ہے۔" زارا نے منہ بنایا

ایک بار میری نوکری لگ جانے دو۔ پانچ لاکھ کا بھی لے۔۔۔۔۔۔"

بڑے بڑے بے وفا اور دغا باز دیکھے ہیں مگر تم دونوں نے حد کر دی ہے۔ یوں بھی بھلا کوئی بیچ راستے کسی کو چھوڑ کر آتا ہے اور وہ بھی دو دو ساسوں کے درمیان۔" سائرہ بھابھی کی آواز پر ان دونوں نے مڑ کر دیکھا تو وہ سینے پر ہاتھ باندھے چہرے پر ناراضگی سجائے کھڑی تھیں

"سوری بھابھی مگر آپ خود سوچیں دلہا دلہن نکاح کے فوراً بعد مار کھاتے اچھے لگتے کیا۔" منیب ان کے پاس آتے ہوئے بولا

"کیا خالہ نے زیادہ ڈانٹا ہے؟" زارا نے فکر مندی سے پوچھا

دادی کی وجہ سے بچت ہو گئی ورنہ شامت آ ہی چکی تھی۔ خیر نیچے آو۔ دادی اور اماں بلا رہی ہیں ہم لوگ جا رہے ہیں۔ "

آ جاؤ منیب۔" زارا نے ان کے ساتھ جاتے ہوئے منیب سے کہا

تم چلو میں آتا ہے۔ بلکہ میں یہاں چھت سے ہی چلا جاتا ہے۔" اس نے کہنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر کی سائیڈ والی سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے نیچے چلا گیا۔ ان دونوں نے تعجب سے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھا اور نفی میں سر ہلاتیں نیچے چلی گئ

****

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews